REGD No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

الفضل اللّٰہ۔ ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشآء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

خطبہ نمبر ۲۲ — ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

یوم جمعہ

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپیہ، ششماہی ۱۳ ،، سہ ماہی ۷ ،، ماہوار ۲½ ،،

فی پرچہ ۱ آنہ

۸ شوال ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵	۱۳ وفا ۱۳۳۰ ہش ۔ ۱۳ جولائی ۱۹۵۱ء	نمبر ۱۶۱

حضور بخیریت سکیسر پہنچ گئے

نوشہرہ ۱۲ جولائی۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بمعہ قافلہ بخیریت سکیسر پہنچ گئے ہیں۔

ربوہ ۱۱ جولائی۔ مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے حسب ذیل اطلاع بذریعہ ڈاک ارسال کی ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پندرہ یوم کے لئے سکیسر تشریف لے گئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے اپنی عدم موجودگی میں مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو جماعت احمدیہ ربوہ کا امیر مقرر فرمایا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

ربوہ ۹ جولائی۔ حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"خدائے یکتا آپ کی تعریف کرتا ہے۔ اور اس کا لشکر بھی اور مسیح بھی حضور کی ثنا کرتا ہے۔ جب وہ لوگوں کو اٹھا کرتا ہے۔ میں نے تمام انبیاءؑ کے امام کی تعریف کی۔ لیکن وہ میری تعریف سے ارفع و اعلیٰ اور اکبر ہے۔ ہر قسم کے فخر کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہی چھوڑ دو۔ آپ کی جلالت شان کے آگے سورج بھی بالکل حقیر ہے۔ اور اس پر صلوٰۃ و سلام بھیجو اے لوگو اور اس کی خاطر جھگڑے چھوڑ دو۔ تمہیں اجر ملے گا۔"

(ترجمہ از حمامۃ البشریٰ)

بین الاقوامی عدالت بھی دراصل بڑی قوموں کا ہتھیار ہے

طہران ۱۲ جولائی۔ آج ڈاکٹر مصدق نے پارلیمنٹ میں بین الاقوامی عدالت کی کاروائی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ اس کے اقدام کا اثر امن عالم پر پڑ سکتا ہے۔ یہ دراصل بڑی قوموں کا ہتھیار ہے۔ جسے وہ اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے استعمال کرتی ہیں۔

آج ڈاکٹر مصدق نے پارلیمنٹ سے کہا۔ کہ وہ تین مالی بلوں کی منظوری کے لئے کوئی قدم اٹھائے۔ ایک جس کی رو سے ایران اپنے ایک کروڑ ستر لاکھ سٹرلنگ پونڈ مصرف میں لاسکے گا۔ دوسرے جس کی رو سے ۲ کروڑ ۰۷ لاکھ ڈالر کا قرضہ حاصل کیا جائے گا۔ اور تیسرا امپورٹس ایکسپورٹس بینک ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر قرضہ کو مصرف میں لانے کے متعلق ہے۔

نزدیک و دور سے

عمان ۱۲ جولائی۔ حکومت مشرق اردن نے اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل کے نام ایک تار میں یہ اپیل کی ہے۔ کہ اسرائیل دریائے یرموک کا رخ موڑنے اور پانی کو کم کرنے کے سلسلے میں اسرائیل جو کوششیں کر رہے ہیں۔ انہیں اس سے روکا جائے۔ وہ پمپوں کے ذریعہ اردن کا پانی نکال رہے ہیں۔ جس سے سطح اب بہت حد تک کم ہو گئی ہے۔ اس سے اردن کی عام مفلوک حالت پر بہت برا اثر پڑنے کا احتمال ہے۔

کراچی ۱۲ جولائی۔ ٹڈیوں کے انسداد کے لئے یہاں انسدادی کمیٹی کا جو اجلاس شروع ہے۔ اس کے نام پیغام میں خان لیاقت وزیر اعظم پاکستان نے ملک کے لوگوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اس مصیبت کو ختم کرنے کے لئے ہر ممکن تعاون کریں۔ آپ نے پیغام میں کہا ہے۔ کہ مرکز کو حالات کی نزاکت کا پورا پورا احساس ہے۔

کلکتہ ۱۲ جولائی۔ پاکستان و ہندوستان کے اقلیتی امور کے وزراء مسٹر عزیز الدین احمد اور مسٹر سی سی بسواس آج کل ضلع کشتیا کا چار روزہ دورہ کر رہے ہیں۔ اور خارجہ لگیں گے۔

کیسانگ میں عارضی صلح کی بات چیت عارضی طور پر ٹوٹ گئی

ٹوکیو ۱۲ جولائی۔ کیسانگ میں اقوام متحدہ اور کمیونسٹوں کے فوجی وفود میں عارضی صلح کے سمجھوتہ کے لئے جو بات چیت ہو رہی تھی۔ وہ آج عارضی طور پر ٹوٹ گئی ہے۔ جب کمیونسٹوں کے اقوام متحدہ کے بیس اخباری نمائندوں کو کیسانگ کانفرنس کی کاروائی لینے کی اجازت دینے سے انکار پر اقوام متحدہ کے نمائندے آج احتجاج کے طور پر مون سون کے ہیڈ کوارٹر سے نہ نکلے۔ اقوام متحدہ کے وفد کے لیڈر وائس ایڈمرل چارلس نے ایک رسمی مکتوب میں اس بات کا اظہار کیا ہے۔ کہ جب تک یہ اخبار نویس کیسانگ میں داخل نہ ہوں گے۔ مزید بات چیت نہ ہو سکے گی۔ دوسری طرف شمالی کوریائی اور چینی کمیونسٹ نمائندوں کا کہنا ہے۔ کہ یہ اجازت دونوں طرف کے اخباری نمائندوں کو اس وقت دی جائیگی جب جنگ بند کرنے کے متعلق کوئی سمجھوتہ ہو جائے گا۔ فی الحال چونکہ عارضی بات چیت کسی سرے نہیں چڑھی۔ اخبار نویسوں کا خبریں بھیجنا کامیابی میں روک بن سکیگا

ہندوستان اپنے عوام کی توجہ کو اقتصادی ابتر حالی سے ہٹانے کیلئے غلط بیانیوں سے کام لے رہا ہے

کراچی ۱۲ جولائی۔ پچھلے دنوں مغربی بنگال کے اخباروں وغیرہ میں مشرقی بنگال کے ہندوؤں کی نقل مکانی کے متعلق جو غلط بیانیاں کی گئیں۔ ان پر کراچی کے سیاسی حلقوں میں سخت تعجب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ مشرقی بنگال کے ہندوؤں کا نام نہاد ترک وطن۔ سرحد کشمیر پر شرکاء کی شرائط کی خلاف ورزی کا پاکستان پر الزام اور اسی قسم کی دوسری غلط بیانیاں ان حلقوں کے خیال میں ہندوستان محض اس لئے کر رہا ہے۔ کہ کسی نہ کسی طرح ہندوستان کی اقتصادی زبوں حالی کا شکار عوام کی توجہ غذائی قحط اور مسئلہ کشمیر سے ہٹ جائے۔ حالانکہ اعداد و شمار شاہد ہیں۔ کہ پاکستان نے لیاقت نہرو معاہدہ کی ہر شق پر باقاعدہ عمل کیا ہے۔ اس معاہدہ کے بعد پاکستان میں ایک بھی فرقہ وارانہ فساد نہیں ہوا۔ لیکن اس کے برعکس ہندوستان میں ۵۰ سے زائد ہو چکے ہیں۔ جن میں مسلمانوں کا زبردست جانی و مالی نقصان ہوا ہے۔ اور جن کی بنا پر ۲ لاکھ ۵۰ ہزار سے زائد مسلمان ہجرت کر کے کھوکھرا پار کے راستے پاکستان آچکے ہیں۔ اور اب بھی روزانہ ۳۰۰ کے حساب سے آ رہے ہیں۔

یوسف خٹک اور خان آف جھگڑا مستعفی ہو جائیں

ایبٹ آباد ۱۲ جولائی۔ یہاں آج سرحد مسلم لیگ کونسل نے سب سے پہلے خان قیوم کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کیا۔ اور اس کے بعد ایک قرار داد میں پاکستان مسلم لیگ کے جنرل سکرٹری مسٹر یوسف خٹک اور خان ابراہیم آف جھگڑا کو اپنے اپنے عہدوں سے مستعفی ہو جانے کے لئے کہا۔ یاد رہے کل مسٹر یوسف خٹک نے سرحد مسلم لیگ کونسل کا اجلاس ملتوی کر دینے کی ہدایت کی تھی۔ کیونکہ اس اجلاس میں ۵۰ کونسلروں کو دعوت نامے ہی ارسال نہیں کئے گئے۔

واشنگٹن ۱۲ جولائی۔ رات امریکی وہائٹ ہاؤس کی طرف سے ایک اور اعلان جاری کیا گیا۔ جس میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ امریکی وزارت خارجہ مسٹر ڈین ایچی سن کابینہ سے نہیں نکل رہے ہیں۔ یاد رہے کہ پچھلے دنوں یہ افواہ گرم تھی۔ کہ نیویارک کے ری پبلک گورنر مسٹر تھامس ڈیوی کو جو آج کل مشرق بعید کا دورہ کر رہے ہیں۔ ان کی جگہ سکرٹری

گراہم پنڈی آ رہے ہیں

سری نگر ۱۲ جولائی۔ اقوام متحدہ کے نمائندہ برائے کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم کل بذریعہ موٹر سری نگر سے راولپنڈی آئیں گے۔ جہاں آپ پاکستان کے وزیر امور کشمیر مسٹر مشتاق احمد گورمانی سے ملیں گے آپ منگل کو کراچی پہنچیں گے۔

پشاور ۱۲ جولائی۔ افغانستان کی حکومت نے صوبائی حکام کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ دو من فی محصول کے طور پر گیہوں جمع کریں یہ گیہوں ہندوستان کی مدد کے لئے جمع کیا جا رہا ہے۔

مسٹر ہیریمن اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہونگے

برطانی سفیر مقیم ایران کی رائے

طہران ۱۲ جولائی۔ برطانی سفیر مقیم ایران مسٹر فرانسس شیفرڈ نے ایک بیان میں کہا ہے۔ مسٹر ہیریمن اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ کیونکہ ڈاکٹر مصدق نے صدر ٹرومین کو جو مکتوب ان کی آمد کے بارے میں بھیجا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ ان سے بات چیت قانون ملکیت کے دائرے کے اندر اندر ہی رہے گی۔

واشنگٹن ۱۲ جولائی۔ مسٹر ہیریمن روانگی سے قبل امریکی صدر اور وزارت خارجہ سے ملنے کے بعد آئندہ ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر طہران کے لئے روانہ ہونے والے ہیں۔ اس ملاقات میں یہ طے ہوگا۔ کہ کیا وہ طہران میں برطانی نمائندوں سے بھی ملیں گے یا نہیں۔ بتایا گیا ہے۔ کہ مسٹر ہیریمن کی طہران میں پوزیشن مصالحت کنندہ کی نہیں بلکہ محض صدر ٹرومین کے ذاتی نمائندہ کی ہوگی۔ جو تیل کی صورت حال پر بات چیت کرنے کا مجاز ہوگا۔

ڈھاکہ ۱۲ جولائی۔ مشرقی بنگال کے ریلیف کمشنر پیر احسن الدین نے ایک بیان میں بتایا ہے۔ کہ جنوبی بنگال اور آسام وغیرہ سے مسلم مہاجرین کی آمد کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ ان میں سے بیشتر وہ ہیں۔ جو مغربی بنگال سے دوسری دفعہ آ رہے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ آسام کوچ بہار۔ تری پورہ اور مغربی بنگال سے آئے ہوئے مہاجرین کی تعداد ۸ لاکھ تک ہے۔ جن کو بسانے میں حکومت کو نئی مشکلوں کا سامنا کرنا پڑیگا۔

ربوہ ۱۲ جولائی۔ مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی اہلیہ محترمہ کو ۱۰-۱۱ کی رات کو دورہ ہو گیا۔ احباب کرام ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

روزنامہ الفضل لاہور
۱۳ جولائی ۱۹۵۱ء

لقاء اللہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

(۱) جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی امید رکھتا ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کی میعاد البتہ آنے والی ہے۔ اور وہ خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے اور جس نے جہاد کیا۔ پس سوائے اس کے نہیں کہ اس نے اپنے نفس کے لئے جہاد کیا۔ تحقیق اللہ تعالیٰ تمام دنیاؤں سے بے پرواہ ہے (عنکبوت ۶)

پھر اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

(۲) جو لوگ ہماری لقا کے لئے جدوجہد کرتے ہیں ہم انہیں اپنے طرف راستوں میں راہ نمائی کرتے ہیں (عنکبوت ۶۹)

(۳) جو لوگ ہماری ملاقات سے ناامید ہیں کہتے ہیں کہ ہم پر فرشتے کیوں نہیں اتارے گئے۔ یا ہم اپنے رب کو دیکھ ہی سکتے۔ یقیناً ایسے لوگوں نے اپنے نفسوں میں تکبر کیا ہے۔ اور انہوں نے عظیم سرکشی اختیار کی ہے۔ فرقان ۲۱

(۴) یقیناً وہ لوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے۔ اور دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے ہیں۔ اور اس میں ہی مگن ہیں۔ اور وہ لوگ جو ہماری آیات سے غافل ہیں۔ یہ لوگ وہ ہیں کہ اپنے اعمال کی وجہ سے ان کا ٹھکانا جہنم میں ہے۔ (یونس ۷)

مندرجہ بالا قرآنی آیات کا ترجمہ ہم نے دو باتیں بیان کرنے کے لئے پیش کیا ہے۔ ایک تو یہ کہ انسانی زندگی کا مقصد حیات لقاء اللہ ہے۔ دوسری یہ کہ جو لوگ لقاء اللہ کے لئے جدوجہد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود ان کی رہنمائی فرماتا ہے۔

ان آیات میں دونوں اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے طالبوں اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے مایوسوں کا حال کافی وضاحت سے بیان کر دیا گیا ہے۔ اور دونوں کا مقابلہ کرنے سے انسان معلوم کر سکتا ہے۔ کہ کون اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا طالب ہے۔ اور کون مایوس اور ناامید ہے۔ لقاء اللہ کا امیدوار تو دن رات اس کے راستوں میں مصروف رہتا ہے۔ لیکن جو لقاء اللہ سے مایوس ہیں۔ ان کا حال یہ ہے۔ کہ وہ بات بات پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ظاہری آنکھوں سے ہمیں اللہ تعالیٰ کو دکھا دو۔ یا آسمان سے فرشتے اتر آئیں۔ تم بھی ہمارے جیسے بشر ہو۔ ہم کس طرح مانیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات ہو سکتی ہے۔ پھر وہ لوگ دراصل دنیا کے مقاصد میں محو ہوتے ہیں۔ دنیا کے مراتب۔ دنیا کے عیش و آرام ان کو اچھے لگتے ہیں۔ وہ حکومت چاہتے ہیں۔

دولت چاہتے ہیں اور دنیاوی سامان چاہتے ہیں ایسے لوگ لقاء اللہ سے ناامید اور مایوس ہوتے ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ کس طرح مل سکتا ہے یہ لوگ متکبر اور سرکش ہوتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کا بیان ہے۔ اس میں واضح طور پر لقاء اللہ کو مقصد حیات بتایا گیا ہے۔ اور یہی نہیں بلکہ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ لقاء اللہ صرف ان لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو اس کے لئے محنت کرتے ہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ یہ بھی بتایا ہے کہ جو لوگ ہماری لقاء کے لئے محنت کرتے ہیں ہم خود ان کی رہنمائی کرتے ہیں۔

آجکل ہم دیکھتے ہیں کہ تمام دنیا کے لوگ سب کے سب صرف دنیا کی طرف مائل ہیں۔ مادی ترقیوں نے ان کو بالکل اندھا کر دیا ہے اور وہ دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا نام بے شک زبانوں پر ہے مگر بہت کم بلکہ خال خال ہی ایسی روحیں ہیں جن میں لقاء اللہ کی تڑپ موجود ہو۔ حتیٰ کہ وہ لوگ بھی جو دین کے حامل کہلاتے ہیں انہوں نے بھی لقاء اللہ کو نہیں بلکہ محض دنیاوی چیزوں کو مقصد حیات سمجھ لیا ہے۔ دینی اعمال کی بھی انہوں نے ایسی توجیہات اور تشریحات کر دی ہیں کہ گویا دینی اعمال لقاء اللہ کے مقصد کے حصول کے لئے نہیں بلکہ دنیاوی شوکت و وجاہت اور دنیاوی دولت و حکومت کے حصول کے لئے ہیں۔ یہانتک کہہ دیا گیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود بھی دراصل بزور شمشیر دنیا میں الٰہی حکومت قائم کرنا ہے

بظاہر یہ آخری منتہائے مقصود بڑا مقدس معلوم ہوتا ہے۔ مگر اس کا یہی ظاہری تقدس ہے جو دراصل بہتوں کی گمراہی کا باعث ہو رہا ہے۔ سیاست کے شیطان نے ان لوگوں کے دل و دماغ کو انسانی زندگی کے حقیقی اور الٰہی مقصد سے ہٹا دیا ہے اور دنیا کو بظاہر مقدس لباس پہنا کر ان کے سامنے رکھ دیا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ دنیا اس قدر غالب آگئی ہے کہ اس نے دین کو بھی اپنے رنگ میں رنگ دیا ہے جب زمانے کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ وہ لوگ بھی دین کے عمائد سمجھے جاتے ہیں دین کو سیاسی یا دوسرے دنیاوی مقاصد کی تنگ نالیوں میں محصور کر دیتے ہیں تو اس وقت اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں بحر و بر فساد سے بھر جاتے ہیں۔ دنیا کی یہ حالت دیکھ کر اس کی رحمت جوش میں آتی ہے اور وہ اپنا کوئی خاص بندہ مبعوث کرتا ہے جو از سر نو حقیقی مقصد حیات کو جو لقاء اللہ کے سوا کچھ نہیں دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے اور سعید روحوں کو تدریجی ترقی کراتا ہوا اس آخری منزل تک پہنچا دیتا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں لقاء اللہ کہا گیا ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ارتقائی سفر حیات کو حیوان سے انسان۔ انسان سے با اخلاق انسان اور با اخلاق انسان سے باخدا انسان کے الفاظ میں بیان کیا ہے۔

دراصل انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود انسانوں کی اللہ تعالیٰ کی لقاء کے لئے جدوجہد کو تیز کرنا ہوتا ہے۔ اسی کا نام تجدید دین اور احیائے اسلام ہے۔

جلسہ شاہ مسکین نہیں ہوگا

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ شاہ مسکین جو ۱۴ اور ۱۵ جولائی کو قرار پایا تھا نہیں ہوگا۔

خاکسار سلطان محمود شاہد

مصباح

جولائی ۱۹۵۱ء کے پرچہ کا پرچہ جو ربوہ سے ۱۵ جولائی کو پوسٹ ہوگا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وہ اہم تقریر دلپذیر جو حضور نے ربوہ میں زنانہ کالج کے افتتاح کے موقع پر فرمائی شائع ہو رہی ہے۔ تمام احمدی بہنوں کو حضور کی ان ایمان افروز نصائح سے مستفید ہونا چاہئے۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں مصباح ریزرو کروالیں

اعلان جلسہ بدوملہی

حلقہ امارت پوہلا مہاراں ضلع سیالکوٹ کا سالانہ تبلیغی جلسہ بتاریخ ۱۴ و ۱۵ جولائی ۱۹۵۱ء بروز ہفتہ۔ اتوار بمقام بدوملہی منعقد ہوگا۔ مندرجہ ذیل علماء کرام اور دیگر سلسلہ کے واجب الاحترام احباب اس میں شمولیت فرما رہے ہیں:۔

(۱) جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ (۲) جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس (۳) محترم مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور (۴) جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور (۵) مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ۔ (۶) مکرم مولوی محمد نذیر صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ (۷) مکرم مولوی محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان (۸) مکرم گیانی واحد حسین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ۔ (۹) مکرم گیانی عباد اللہ صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ (۱۰) مکرم قاضی علی محمد صاحب خطیب جامع مسجد احمدیہ سیالکوٹ (۱۱) مکرم سید امجد علی شاہ صاحب سیکرٹری نشر و اشاعت جماعت احمدیہ سیالکوٹ

احمدی اور دیگر محقق اور اہل علم احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ جلسہ میں شامل ہو کر مذہبی اور علمی تقاریر سے مستفید ہوں۔

خاکسار غلام محمد امیر جماعت احمدیہ پوہلا مہاراں ضلع سیالکوٹ۔

پھر نیا باندھ کے میثاق ازل آیا ہوں

جاہلیت کے زمانے سے نکل آیا ہوں
پاؤں میں بتکدہ رکیہ مسل آیا ہوں
جتنے رنگین تخیل کے بنے شیش محل
توڑ اور پھوڑ کے وہ شیش محل آیا ہوں
جیسے انگڑائی مری روح کو پھر آئی ہے
پھر نیا باندھ کے میثاق ازل آیا ہوں
خود بھی اپنے تئیں پہچان نہیں سکتا ہوں
کتنا اس کوچے سے تنویر بدل آیا ہوں

خطبہ جمعہ

خطبہ نمبر ۲۳

خُدا تعالیٰ سے زیادہ کسی اور چیز سے محبت نہیں ہونی چاہئیے

محبت کے جو طبعی طریق انسانوں کے لئے مقرر ہیں۔ انہی کے ذریعے خُدا تعالےٰ کی محبت حاصل کی جا سکتی ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۶ اپریل ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ

مرتبہ۔ سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں بتایا تھا کہ بعض لوگ روحانیت اور تعلق باللہ پیدا کرنے کے لئے گُر پوچھا کرتے ہیں۔ حالانکہ

روحانیت اور تعلق باللہ کے معنے

محبت کے ہی ہیں۔ جیسے زید اور بکر میں محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ ماں اور بیٹے میں محبت ہوتی ہے۔ باپ اور بیٹے میں محبت ہوتی ہے۔ بیٹی اور ماں میں محبت ہوتی ہے۔ بیٹی اور باپ میں محبت ہوتی ہے۔ بھائی بھائی میں محبت ہوتی ہے۔ بہن بہن میں محبت ہوتی ہے۔ بیٹی بیٹی یا بیٹے بیٹے میں محبت ہوتی ہے۔ اور دوسرے رشتہ داروں میں محبت ہوتی ہے۔ وہی جذبہ جب انسان میں خدا تعالےٰ کے متعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ تو اسے تعلق باللہ کہتے ہیں۔ تعلق کے معنے ہیں لٹکنا۔ اٹکنا۔ ہمارے ہاں بھی کہتے ہیں۔ دل اٹکا ہوا ہے۔ دل لٹکا ہوا ہے۔ اسی کا نام تعلق باللہ اور روحانیت ہے۔ اور اس کا امتحان اس طرح ہو جاتا ہے کہ انسان خدا تعالےٰ کی خاطر قربانی کرتا ہے۔ اور دوسرے رشتوں اور تعلقات کو اگر وہ خدا تعالےٰ کی محبت میں روک پیدا کریں تو انہیں قربان کر دیتا ہے۔

دوسری محبتوں میں

یہ ضروری نہیں ہوتا کہ کسی خاص شخص کی محبت کسی میں زیادہ ہو۔ بعض اوقات بھائی دشمنی کر جاتا ہے۔ لیکن دوست وفا کر جاتا ہے۔ بیوی دھوکہ کر جاتی ہے لیکن ماں وفاداری سے کام لیتی ہے۔ ماں دھوکہ کر جاتی ہے۔ لیکن بیوی وفادار رہتی ہے۔ پھر بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ کسی عورت کے ماں باپ اس سے بے وفائی کر جاتے ہیں۔ لیکن اس کا خاوند اس کے لئے قربانی کر جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ خاوند بے وفائی کرتا ہے۔ اور ماں باپ قربانی کرتے ہیں۔ لیکن تعلق باللہ میں

یہ شرط ہے

کہ انسان کو خدا تعالےٰ سے زیادہ کسی اور چیز سے محبت نہ ہو۔ اگر خدا تعالےٰ کی محبت سے کسی اور چیز کی محبت کا ٹکراؤ ہو جائے۔ تو وہ خدا تعالےٰ کو ترجیح دے دے۔ حضرت علیؓ سے ایک دفعہ حضرت حسنؓ نے پوچھا کہ آپ توحید پہ پوری طرح قائم ہیں یا نہیں۔ انہوں نے جواب دیا ہاں میں توحید پر قائم ہوں۔ حضرت حسنؓ نے پھر سوال کیا۔ کیا آپ کو مجھ سے بھی محبت ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا ہاں مجھے تم سے محبت ہے۔ حضرت حسنؓ نے کہا آپ کو اللہ تعالےٰ سے بھی محبت ہے۔ اور مجھ سے بھی محبت ہے۔ تو آپ نے مجھے خدا تعالےٰ کے برابر قرار دیا۔ یہ تو شرک ہے۔

حضرت علیؓ

نے فرمایا۔ صرف محبت کا ہونا شرک نہیں۔ بلکہ اس کے درجہ میں فرق ہونا شرک ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ مجھے خدا تعالےٰ سے بھی محبت ہے۔ اور تم سے بھی۔ لیکن جب تمہاری محبت خدا تعالےٰ کی محبت سے ٹکرائے گی تو میں تمہیں چھوڑ دونگا۔ اور خدا تعالےٰ کو ترجیح دونگا غرض تعلق باللہ میں صرف اتنی شرط ہوتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی محبت دوسری محبتوں سے زائد ہو۔ ویسے ہوتی وہ محبت ہی ہے کوئی علیحدہ چیز نہیں ہوتی۔

میں نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں بتایا تھا کہ جو طریقے کہ محبت کے انسانوں کے لئے مقرر ہیں۔ وہی خدا تعالےٰ کی محبت پیدا کرنے والے ہیں۔ جس طرح باپ سے محبت کی جاتی ہے۔ جس طرح

بھائی بھائی میں محبت

ہوتی ہے۔ جس طرح بھائی بہن یا بہن بہن میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ جس طرح ماں بیٹا یا ماں بیٹی میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ جس طرح باپ بیٹا یا باپ بیٹی میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ جس طرح بیوی اور خاوند یا اور رشتہ داروں کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ اس کی محبت کے لئے گُر تلاش کرنا حماقت ہے۔ جب روحانیت محبت اور تعلق باللہ ایک ہی ہیں۔ اور پھر خدا تعالےٰ کی محبت بھی وہی ہے۔ جو انسانوں کی ہوتی ہے۔ تو اس کے گُر بھی ایک ہی ہونے چاہئیں۔ اور انسانوں کی محبت کا گُر یہی ہوتا ہے۔ کہ یا احسان سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ یا حسن سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ اور یا پھر لمبے تعلق سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ محبت کو پیدا کرنے کے یہی تین گُر ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

جبلت القلوب علی حب من احسن الیھا

انسان کے دل میں خدا تعالےٰ نے یہ مادہ رکھ دیا ہے کہ جو شخص اس پر احسان کرتا ہے۔ اس سے محبت کرتا ہے۔ میں نے گزشتہ خطبہ میں بتایا تھا۔ کہ اسلام نے خدا تعالےٰ کی محبت پیدا کرنے کے لئے ایک آسان گُر بتایا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ کھانا پینا اور پہننا خدا تعالےٰ مہیا کرتا ہے۔ اور جب یہ سب چیزیں خدا تعالےٰ ہی مہیا کرتا ہے۔ تو اس کا احسان موجود ہے۔ لیکن باوجود اس کے کہ یہ گُر موجود ہے۔ پھر بھی خدا تعالےٰ کی محبت پیدا کرنے کے لئے ہمیں کوئی اور سبب تلاش کرنا پڑتا ہے۔ میں نے بتایا تھا کہ خدا تعالےٰ کا انسان پر احسان تو ہوتا ہے۔ لیکن اس کی شناخت اور چیز ہے۔ اگر کسی کو کوئی گمنام شخص منی آرڈر کرے اور اپنا نام ظاہر نہ کرے۔ تو اسے منی آرڈر کرنے والے سے محبت نہیں ہوگی۔ کیونکہ اسے علم نہیں ہوگا کہ منی آرڈر کس نے کیا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ بھی انسان سے مخفی ہے۔ اور وہ

پس پردہ احسان

کرتا ہے۔ اور اگرچہ اس کے احسان بہت زیادہ ہیں۔ لیکن لوگ انہیں محسوس نہیں کرتے۔ ماں اپنی چھاتیوں سے دودھ پلاتی ہے۔ اور بچہ اپنی عقل کے مطابق سمجھتا ہے کہ ماں اس پر احسان کرتی ہے۔ وہ سمجھتا ہے۔ کہ ماں تکلیف سے اسے خون چساتی ہے۔ حالانکہ یہ قربانی کا جذبہ ماں نے خود پیدا نہیں کیا۔ یہ جذبہ اس کی پیدائش سے بھی پہلے اس کے اندر رکھا گیا تھا۔ چھوٹی چھوٹی لڑکیاں گڑیاں بناتی ہیں۔ اور ان سے کھیلتی ہیں۔ یہ وہی بچہ پالنے کا جذبہ ہوتا ہے۔ جو ان کے اندر پایا جاتا ہے۔ ان کے اندر یہ حس خدا تعالےٰ نے ہی پیدا کی ہے۔ خواہ وہ عقل کے ماتحت ایسا کرتی ہیں یا بے عقلی کے ماتحت ایسا کرتی ہیں۔ بہرحال عورت کے اندر خدا تعالےٰ نے اولاد سے محبت کا مادہ رکھا ہے۔ اور یہ وہ چیز ہے کہ جو ماں نے خود اپنے اندر پیدا نہیں کی۔ بلکہ اس کی پیدائش سے بھی پہلے اس کے اندر رکھ دی گئی تھی۔ اور جب یہ مادہ ماں کی پیدائش سے پہلے کا اس کے اندر پایا جاتا ہے۔ تو پھر یہ اس کا پیدا کیا ہوا نہ ہوا۔

اب یہ

سوال پیدا ہوتا ہے

کہ جب یہ مادہ ماں کا پیدا کیا ہوا نہیں۔ تو آخر یہ مادہ ماں کے اندر کس نے پیدا کیا ہے۔ بہرحال وہ کوئی اور ہستی ہے۔ اور ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ ہستی جس نے سب مخلوقات کو پیدا کیا ہے۔ اسی نے یہ مادہ ماں کے اندر رکھا ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ بچہ ماں سے محبت کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ سے محبت نہیں کرتا۔ یہ کیوں؟ بچہ خدا تعالےٰ سے محبت نہیں کرتا۔ اس لئے کہ خدا تعالےٰ اسے نظر نہیں آتا۔ جب وہ کی ماں اپنی ماں کے پیٹ میں تھی۔ اور

خدا تعالےٰ کے فرشتے

اس کے دل میں اولاد کی خواہش اور محبت پیدا کر رہے تھے تو اس نے اس نظارہ کو دیکھا نہیں تھا۔ اس نے صرف اتنا ہی دیکھا ہے کہ ماں اسے اپنی چھاتیوں سے دودھ پلا رہی ہے۔ خواہ وہ فاقہ ہی کر رہی ہو۔ اور بھوک کی وجہ سے نڈھال ہو رہی ہو۔ وہ سوکھ کر کانٹا ہو گئی ہو۔ اس کا گوشت گھل گیا ہو اور ہڈیاں نکل آئی ہوں۔ لیکن ادھر بچہ رویا اُدھر

ادھر ماں نے اپنے سوکھے ہوئے پستان اس کے منہ میں دیدیئے۔ خواہ پستانوں میں دودھ کا کوئی قطرہ ہو یا نہ ہو۔ ماں کے اندر یہ جذبہ جس ہستی نے پیدا کیا ہے۔ وہ بچہ کو نظر نہیں آتی۔ اس لئے وہ اس سے محبت نہیں کرتا۔ ماں اپنی چھاتیوں سے دودھ پلاتی ہوئی اُسے نظر آتی ہے۔ اس لئے وہ اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہے۔ انسان کھانا کھاتا ہے جس شخص نے اسے گندم دی۔ اور اس نے اس سے روٹی بنائی۔ وہ اس کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ یا جس کی نوکری کرکے اس نے پیسے کمائے۔ اور ان سے اس نے گندم خریدی۔ وہ اس کا شکریہ ادا کرتا ہے جس ماں اور بیوی نے اسے روٹی پکا کر کھلائی۔ وہ اس کا

شکریہ ادا کرتا ہے

لیکن جس نے گندم بنائی جس نے نمک بنایا جس نے پانی بنایا۔ وہ اس کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔ کیوں؟ اس لئے کہ گندم مہیا کرنے والا یا نوکری دینے والا اسے نظر آتا تھا۔ ماں اسے نظر آتی تھی کہ وہ گرمی کے دنوں میں آگ کے آگے بیٹھی روٹی پکا رہی ہے۔ بیوی اسے نظر آتی ہے کہ گرمی میں آگ کے آگے بیٹھی روٹی پکا رہی ہے یا سردی میں جب وہ خود لحاف سے باہر نہیں نکلتا۔ وہ صحن میں بیٹھی اس کے لئے ناشتہ تیار کر رہی ہے۔ چونکہ وہ اسے نظر آتی ہے۔ اس لئے اس کے اندر احساسِ شکریہ پیدا ہو جاتا ہے جبلت القلوب علی حب من احسن الیھا خدا تعالےٰ نے انسان کے دل میں یہ مادہ رکھدیا ہے کہ اسے جو شخص احسان کرتا نظر آتا ہے۔ اس کا وہ شکر گزار ہوتا ہے۔ اور چونکہ اسے اس احسان کا اصل بانی نظر نہیں آتا اس لئے اُسے یہ خیال نہیں آتا۔ کہ در اصل یہ احسان کسی اور ذات نے کیا ہے ہمارے ملک میں

لطیفہ مشہور ہے

واللہ اعلم وہ سچا ہے یا عام حالات میں وہ خود بنا لیا گیا ہے۔ جب ہمارے ملک پر انگریز حاکم تھے لوگوں میں انہیں خوش کرنے کے لئے ڈالیاں پیش کرنے کا رواج تھا۔ بعد میں اگرچہ یہ قانون بنا دیا گیا تھا کہ افسروں کو ڈالیاں پیش نہ کی جائیں۔ لیکن حکام اور رؤسائے شہر کو جب موقعہ ملتا۔ اور وہ انگریز افسروں کو ملنے کے لئے جاتے۔ تو ان میں سے بعض ہوشیار لوگ ڈالیاں بھی لے جاتے تھے۔ کہتے ہیں کہ ایک انگریز افسر کو ایک ای اے سی اور ایک تحصیلدار ملنے کے لئے گئے۔ ای اے سی ڈالی بھی ساتھ لے گیا۔ یہ تو سارے جانتے ہیں۔ کہ اے ای سی بڑا ہوتا ہے۔ اور تحصیلدار چھوٹا ہوتا ہے۔ کئی علاقوں کا چارج ہی ای اے سی کے پاس ہوتا ہے۔ اور تحصیلدار اس کے ماتحت ہوتا ہے۔ پس جب وہ دونوں ملاقات کے لئے گئے۔ تو اتفاقاً

انگریز افسر کے پاس

ملاقات کا وقت تھوڑا تھا۔ اس لئے بجائے اس کے کہ وہ دونوں کو الگ الگ بلاتا۔ اس نے کہلا بھیجا۔ کہ دونوں آجاؤ۔ جب ای اے سی ڈالی کو اٹھانے لگا۔ تو تحصیلدار نے آگے بڑھ کر ڈالی کو اٹھا لیا۔ اور کہا حضور ہمارے ہوتے ہوئے آپ یہ تکلیف کیوں کریں۔ چنانچہ تحصیلدار نے ڈالی اٹھالی اور بڑے آرام سے اندر جاکر انگریز افسر کے سامنے رکھدی اور یہ نہ کہا کہ یہ ڈالی ای اے سی نے پیش کی ہے۔ وہ انگریز افسر اس اثر کے ماتحت کہ ڈالی تحصیلدار نے پیش کی ہے۔ اے ای سی کی طرف پیٹھ کرکے اور تحصیلدار کی طرف منہ کرکے بیٹھ گیا۔ اور اس سے حالات پوچھنے لگا۔ ای اے سی دل ہی دل میں کُڑھ رہا تھا۔ لیکن وہ کیا کر سکتا تھا۔ برابر دو گھنٹے تک ڈپٹی کمشنر تحصیلدار سے باتیں کرتا رہا۔ اور اس نے ای اے سی کو پوچھا تک نہیں۔ ملاقات سے فارغ ہو کر جب باہر آئے تو ای اے سی نے غصہ نکالنا شروع کیا۔ کہ تم نے کیوں یہ حرکت کی۔ تحصیلدار نے کہا۔ حضور یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ آپ میرے سامنے بوجھ اٹھاتے۔ اب ڈالی تو لایا تھا ای اے سی۔ لیکن چونکہ وہ ڈالی تحصیلدار نے انگریز افسر کے آگے رکھی تھی اس لئے وہ اس پر مہربان ہو گیا۔ یہی حال انسان کا ہے

اللہ تعالےٰ کی طرف سے

اسے ڈالی آتی ہے۔ لیکن ماں باپ بیوی بچہ بہن یا بھائی وہ ڈالی اٹھا کر اس کے سامنے رکھدیتے ہیں۔ اس لئے وہ سمجھتا ہے کہ اصل ڈالی پیش کرنے والا وہی ہے اور وہ خدا تعالےٰ کو پوچھتے ہی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے انسان کو یہ یاد دلانے کے لئے کہ حقیقی محسن خدا تعالےٰ ہی ہے۔ یہ ترکیب رکھدی کہ جب تم کھانا کھاؤ۔ یا پانی پیو۔ تو اس کے شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔ اور کھانے سے پیشتر بسم اللہ پڑھنے کے یہ معنے ہیں کہ یہ کھانا تمہارے سامنے رکھا تو ماں نے ہے۔ لیکن بھیجا خدا تعالےٰ نے ہے یا کھانا تمہارے سامنے رکھا تو بیوی نے ہے۔ لیکن بھیجا خدا تعالےٰ نے ہے یا کھانا تمہارے سامنے رکھا تو بھائی نے ہے لیکن بھیجا خدا تعالےٰ نے ہے۔ پھر کھانا کھانے کے بعد الحمد للہ کہہ کر خدا تعالےٰ کے احسان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

غرض اسلام نے ہمیں

ایسا گر

سکھایا تھا۔ کہ اگر مسلمان اس گر پر عمل کرتے تو یقیناً محبت الٰہی پیدا کر لیتے۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ اس قیمتی چیز کو کہا جاتا ہے کہ معمولی بات ہے۔ خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کا کوئی اور گر بتاؤ۔ کوئی کہے کہ گھوڑے کی سواری کا کیا گر ہے۔ تو دوسرا شخص یہی جواب دیگا میاں گھوڑے پر چڑھ جاؤ۔ اور اس کو چلاؤ۔ یا کوئی کہے لکھنے کا کیا گُر ہے۔ تو دوسرا یہی کہے گا کہ میاں ہاتھ میں قلم پکڑو۔ اور لکھو۔ اس میں کسی خاص گُر کی کیا ضرورت ہے۔ اسی طرح اسلام نے تعلق باللہ کے پیدا کرنے کا جو

سیدھا سادہ طریق

بیان کیا تھا۔ اسے ہم بھول جاتے ہیں۔ اور اسے بیہودہ سمجھ کر چھوڑ دیتے ہیں۔ ہم سمجھتے نہیں کہ اس میں اشارہ ہے۔ کہ اگرچہ تحصیلدار نے ڈالی سامنے رکھی ہے۔ لیکن دراصل اسے ای اے سی نے پیش کیا ہے۔ اس سے یہ یاد کرانا مقصود تھا۔ کہ کھانا تمہیں بظاہر تمہاری ماں بہن بھائی یا بیٹے بیٹیاں پیش کرتی ہیں۔ مگر وہ اس میں واسطہ بنتے ہیں۔ اصل میں یہ کھانا خدا تعالےٰ نے دیا ہے۔ اور جب انسان کو پتہ لگ جاتا ہے۔ اور بار بار یہ مضمون اس کے سامنے دہرایا جاتا ہے۔ کہ درحقیقت یہ نعمتیں عطا کرنیوالا خدا تعالےٰ ہے۔ وہی ہمیں کھانا دیتا ہے۔ وہی ہمیں پانی دیتا ہے۔ وہی ہمیں پہننے کو کپڑا مہیا کرتا ہے۔ تو آہستہ آہستہ اس کی طرف دل مائل ہو جاتا ہے اور اللہ تعالےٰ کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

میں نے پچھلے خطبہ میں اسباب پر زور دیا تھا کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو اسباب کی عادت ڈالی جائے کہ وہ

کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ

پڑھ لیا کریں۔ پانی پئیں۔ تو پہلے بسم اللہ پڑھ لیں کپڑا پہنیں۔ تو پہلے بسم اللہ پڑھ لیں۔ اسی طرح کوئی اور نئی چیز استعمال کریں تو بسم اللہ پڑھ لیں اس کے معنے یہ ہیں کہ یہ چیزیں خدا تعالےٰ کی ہیں۔ اس لئے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس کا نام لے کر اور اس کے احسان کو مانتے ہوئے ہم اس کا استعمال کرتے ہیں۔ اور جب انسان کوئی چیز استعمال کر لیتا ہے۔ تو وہ کہتا ہے۔ الحمد للہ۔ یعنی وہ دوبارہ خدا تعالےٰ کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ الحمد للہ میں وہ پچھلے شکریوں کو بھی ملا لیتا ہے۔ جب وہ بسم اللہ کہتا ہے۔ تو کسی خاص چیز کی طرف اشارہ کرکے کہتا ہے۔ میں یہ کھانا خدا تعالےٰ کا نام لے کر استعمال کرنے لگا ہوں۔ لیکن

الحمد للہ کہتے ہوئے

کوئی خاص چیز اس کے سامنے نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ تمام پچھلی چیزوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد کوئی الحمد للہ کہتا ہے۔ تو اسکے معنے یہ ہوتے ہیں کہ میں اس کھانے اور اس سے پہلے جو کھانے میں کھا چکا ہوں۔ ان رب کے عطا کرنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یا مثلاً وہ کپڑا پہنتا ہے۔ تو وہ کہتا ہے۔ میں اس کپڑے اور ان سب کپڑوں کا جو اس سے پہلے میں پہن چکا ہوں شکریہ ادا کرتا ہوں یا جُوتی پہنتا ہے تو وہ کہتا ہے میں اس جوتی اور ان سب جوتیوں کے لئے جو میں نے اس سے پہلے پہنیں ہیں

خدا تعالےٰ کا شکریہ

ادا کرتا ہوں یا عقل و دانش ہے وہ کہتا ہے۔ میں اس تدبیر کا جو تو نے سکھائی۔ اور ان تمام رستوں کا جو تو نے مجھے ماں کے پیٹ سے ہی سکھانے شروع کئے تھے۔ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ پھر وہ بسم اللہ کہہ کر اپنے ماں باپ بہن بھائی بیٹا بیٹی بادشاہ رعایا بلکہ جانوروں نباتات اور جمادات جن کے ذریعہ اسے کھانا پہنچا ہے۔ سب کو اکٹھا کرکے کہتا ہے۔ اے خدا! میں خوب سمجھتا ہوں۔ کہ یہ تیری ہی طرف سے ہے اب دیکھو۔ یہ ایک چھوٹی سی چیز ہے۔ لیکن یہ ایک طبعی رستہ ہے۔ اب کوئی کہے۔ کہ ماں سے محبت کیسے پیدا ہوتی ہے۔ تو ہم اسے کہیں گے یہ تو سیدھی سادھی بات ہے۔ ماں تمہیں دودھ پلاتی ہے۔ اور تم اسے روزانہ دودھ پلاتے دیکھ کر اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہو۔ اس میں نیا گُر کیا ہے۔ دنیا میں تم سے کوئی انسان بھی نہیں پوچھے گا۔ کہ ماں کی محبت پیدا کرنے کا کیا گر ہے۔ لوگ بیوی سے محبت کرتے ہیں۔ ماں باپ سے محبت کرتے ہیں۔ بہن بھائیوں سے محبت کرتے ہیں۔ اولاد سے محبت کرتے ہیں اور تم کبھی دوسروں سے ان کی محبت پیدا کرنے کا گُر نہیں پوچھتے۔ صرف اس لئے کہ یہ محبت ہم اس طبعی ذریعہ سے پیدا کرتے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ نے بنایا ہے۔ لیکن

خدا تعالےٰ کے معاملہ میں

لوگ تماشا چاہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں یہ تو بتایئے۔ کہ تعلق باللہ پیدا کرنے کا کونسا گر ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ تعلق باللہ کے لئے کسی خاص طریق پر عمل کرنے کی ضرورت ہے اور امید رکھتے ہیں کہ انہیں بتایا جائیگا کہ قبرستان میں جاؤ۔ اور ٹانگیں آسمان کی طرف کرکے لٹک جاؤ۔ یا پانی میں ریت ملا کر پیا کرو۔ یا صبح اُٹھ کر ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر فلاں منتر پڑھا کرو۔ تو خدا تعالےٰ کی محبت پیدا ہو جائے گی۔ حالانکہ ان چیزوں کا خدا تعالےٰ کی محبت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ سیدھی بات ہے کہ خدا تعالےٰ کا احسان مخفی ہے جس کی وجہ سے تمہارے اندر اس کی محبت پیدا نہیں ہوتی۔ تم اس کے احسانات کو نمایاں طور پر اپنے سامنے لاؤ۔ تو اس کی محبت پیدا ہو جائے گی۔ اور اسے نمایاں طور پر سامنے بسم اللہ اور الحمد للہ لاتی ہیں۔ اس میں کسی گر کی ضرورت نہیں۔ لیکن لوگ اسے بھول جاتے ہیں۔ اور گدی نشینوں۔ مولویوں اور پیروں کے پاس سالہا سال تک بیٹھے رہتے ہیں۔ کہ وہ کبھی خوش ہو کر انہیں

بتائیں۔ کہ تم ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر فلاں وظیفہ پڑھا کرو۔ تو خدا تعالےٰ کی محبت پیدا ہو جائے گی

یہ طریق غیر طبعی ہے

تم کبھی یہ نہیں کہتے۔ کہ ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر تم فلاں وظیفہ پڑھو۔ تو ماں کی محبت پیدا ہو جاتی ہے یا اپنی ننگی پیٹھ پر دس کوڑے مارو۔ تو باپ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ اگر تمہیں ایسا کہا جائے تو تم کہو گے ان چیزوں کا ماں باپ کی محبت کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ کی محبت پیدا کرنے کا سوال آتا ہے۔ تو تم اُلٹ پوچھنے لگ جاتے ہو اور وہی بے جوڑ بات تمہیں درست معلوم ہونے لگ جاتی ہے۔ غرض تعلق باللہ کا یہ

ایک بڑا نسخہ

ہے جو میں نے گذشتہ خطبہ جمعہ میں بیان کیا تھا۔ اور میرا منشاء تھا۔ کہ آج کوئی نئی چیز بیان کروں۔ لیکن میری طبیعت اچھی نہیں۔ اچھا ہوا کہ میں نے پچھلے خطبہ کے مضمون کو پھر دہرا دیا۔ نقش ثانی نقش اول سے اچھا ہوتا ہے۔ پھر کسی موقعہ پر اور باتیں بیان کرونگا اب صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تم اپنے بچوں کو یہ باتیں سکھاؤ۔ اور پھر ان کا مطلب سمجھاؤ۔ جب تم ہر کام سے پہلے بسم اللہ کہو گے۔ تو انہیں خیال پیدا ہو گا۔ کہ اصل احسان خدا تعالےٰ کا ہے۔ کہ اس نے ہمیں کھانے کو دیا۔ پینے کو دیا۔ پہننے کو دیا۔ بسم اللہ کہہ کر ہم اقرار کرتے ہیں کہ بے شک روٹی ماں نے پکا کر دی ہے۔ بے شک روٹی بیوی نے پکا کر دی ہے۔ لیکن گندم خدا تعالےٰ نے دی ہے۔ یا تم کہتے ہو کہ روٹی تو ماں نے پکائی ہے۔ اور پیسے باپ نے دیئے ہیں۔ لیکن ماں کو ہاتھ خدا تعالےٰ نے دیئے ہیں۔ اگر خدا تعالےٰ ہاتھ عطا نہ کرتا۔ تو وہ روٹی کس طرح پکاتی۔ اسی طرح جب بھی کوئی چیز شروع کرنے سے پہلے تم بسم اللہ پڑھو گے تو

خدا تعالےٰ کا احسان

تمہیں یاد آجائے گا۔ اور اس طرح تمہارے دل میں اس کی محبت پیدا ہو گی۔ اور محبت طبعی طریق سے پیدا ہو گی۔ غیر طبعی طریقوں سے نہیں تم اگر دروازے کے ذریعہ مکان میں داخل نہیں ہوتے۔ بلکہ دیوار پھاند کر آتے ہو۔ تو یہ طبعی طریق نہیں۔ اس سے بجائے فائدہ کے تمہیں نقصان ہو گا۔ ہو سکتا ہے۔ تمہاری ٹانگیں ٹوٹ جائیں یا کوئی اور نقصان پہنچ جائے یا ہو سکتا ہے کوئی تمہیں چور سمجھ لے اور وہ تمہیں پکڑوا دے۔ اور حکومت سے سزا دلوائے۔ غرض یہ چھوٹے چھوٹے رستے ہی طبعی راستے ہیں۔ جو انسان کے لئے نجات اور محبت الٰہی کے پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں +

زندہ خدا — پر — زندہ ایمان

اسلام کی سب سے بڑی نعمت — جسے آج صرف احمدیت پیش کرتی ہے

ہے دیں وہی کہ جس کا خدا آپ ہو عیاں ٭ خود اپنی قدرتوں سے دکھا دے کہ ہے کہاں (المسیح الموعود)

(خورشید احمد)

(۲)

زندہ ایمان کس طرح پیدا ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالےٰ پر زندہ ایمان پیدا کرنے کا دعویٰ یقیناً بہت بڑا دعویٰ ہے۔ دہریت، مادیت اور کفر و الحاد کے اس دور میں یہ آواز کہ انسان اسی جہان میں خدا کو دیکھ سکتا ہے یقیناً بڑی ہی حیرت اور تعجب سے سنی جائے گی۔ اس آواز کو سنکر طبعی طور پر ہر شخص کے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آخر اس دعوے کا ثبوت کیا ہے؟ وہ کونسے ذرائع ہیں۔ جن سے خدا تعالےٰ کی ہستی پر اس قسم کا کامل اور حقیقی یقین پیدا ہو سکتا ہے؟ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُر معارف لٹریچر میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس سوال کا مکمل اور اطمینان بخش جواب موجود ہے۔

حضور علیہ السلام نے اپنے معرکۃ الآرا لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی میں بڑی تفصیل کے ساتھ اس سوال پر روشنی ڈالی ہے کہ کس طریق سے اللہ تعالےٰ پر ایسا ایمان پیدا ہو سکتا ہے اور اس سلسلے آپؑ نے اپنے تجربہ کو پیش کر کے دعوےٰ فرمایا ہے کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے اسی غرض سے مبعوث فرمایا ہے تا میں بنی نوع انسان کو وہ راہ دکھاؤں جس پر چل کر انسان ایک ذاتی بصیرت حاصل کر کے اور ایک پاک رؤیت سے مشرف ہو کر یقین کی آنکھ سے اپنے خالق و مالک کو دیکھ سکتا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

”ایک اسلام ہی ہے جس میں خدا بندہ سے قریب ہو کر اس سے باتیں کرتا اور اس کے اندر بولتا ہے۔ وہ اس کے دل میں اپنا تخت بناتا اور اس کے اندر سے اسے آسمان کی طرف کھینچتا ہے ...... اس مرتبہ پر خدا تعالےٰ وہ تعلقات اس بندہ سے ظاہر کرتا ہے کہ گویا اپنی الوہیت کی چادر اس پر ڈال دیتا ہے اور ایسا شخص خدا کے دیکھنے کا آئینہ بن جاتا ہے۔ یہی بھید ہے جو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے خدا کو دیکھ لیا۔ غرض یہ بندوں کے لئے انتہائی تجلیہ ہے اور اس پر تمام شکوک ختم ہو جاتے ہیں اور پوری تسلی ملتی ہے میں بنی نوع انسان پر ظلم کرونگا اگر میں اس وقت ظاہر نہ کروں کہ وہ مقام جس کی میں نے یہ تعریفیں کی ہیں اور وہ مرتبہ مکالمہ اور مخاطبہ کا جس کی میں نے اس وقت تفصیل بیان کی وہ خدا کی عنایت نے مجھے عنایت فرمایا ہے تا میں اندھوں کو بینائی بخشوں۔ اور ڈھونڈنے والوں کو اس گم گشتہ کا پتہ دوں اور سچائی قبول کرنے والوں کو اس پاک چشمہ کی خوشخبری سناؤں جس کا تذکرہ بہتوں میں ہے اور پانے والے تھوڑے ہیں۔ میں سامعین کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے وہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا۔ کاش جو میں نے دیکھا ہے لوگ دیکھیں اور جو میں نے سنا ہے وہ سنیں اور قصوں کو چھوڑ دیں اور حقیقت کی طرف دوڑیں وہ کامل علم کا ذریعہ جس سے خدا نظر آتا ہے وہ میل اتارنے والا پانی جس سے اس پر ہستی کا درشن ہو جاتا ہے۔ خدا کا وہ مکالمہ اور مخاطبہ جس کا میں ابھی ذکر کر چکا ہوں۔ جس کی روح میں سچائی کی طلب ہے وہ اٹھے اور تلاش کرے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر روحوں میں سچی تلاش پیدا ہو اور دلوں میں سچی پیاس لگ جائے تو لوگ اس طریق کو ڈھونڈیں اور اس راہ کی تلاش میں لگیں ...... اے عزیزو! اے پیارو! کوئی انسان خدا کے ارادوں میں اس سے لڑائی نہیں کر سکتا۔ کامل علم کا ذریعہ خدا تعالےٰ کا الہام ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے پاک نبیوں کو ملا۔ پھر بعد اس کے اس خدا نے جو دریائے فیض ہے یہ ہرگز نہ چاہا کہ آئندہ اس الہام کو مہر لگا دے اور اس طرح یہ دنیا کو تباہ کر دے۔ بلکہ اس کے الہام اور مکالمے اور مخاطبے کے ہمیشہ دروازے کھلے ہیں۔ ہاں انکو انکی راہوں سے ڈھونڈو تب وہ آسانی سے نہیں ملیں گے۔ وہ زندگی کا پانی آسمان سے آیا اور اپنے مناسب مقام پر ٹھہرا اب تمہیں کیا کرنا چاہیئے تا تم اس پانی کو پی سکو یہی کرنا چاہیئے کہ افتاں و خیزاں اس چشمہ تک پہنچو۔ پھر اپنا منہ اس چشمہ کے آگے رکھ دو۔ تا اس زندگی کے پانی سے سیراب ہو جاؤ۔ انسان کی تمام سعادت اسی میں ہے کہ جہاں اس روشنی کا پتہ ملے اسی طرف دوڑے اور جہاں اس گم گشتہ دوست کا نشان پیدا ہو اس راہ کو اختیار کرے ...... وہ خدا سچا خدا نہیں ہے جو خاموش ہے اور سارا مدار ہماری اٹکلوں پر ہے۔ بلکہ کامل اور زندہ خدا وہ ہے جو اپنے وجود کا آپ پتہ دیتا رہتا ہے اور اب بھی اس نے یہی چاہا ہے کہ آپ اپنے وجود کا پتہ دیوے۔ آسمانی کھڑکیاں کھلنے کو ہیں۔ عنقریب صبح صادق ہونے والی ہے۔ مبارک وہ جو اٹھ بیٹھیں اور اب سچے خدا کو ڈھونڈیں۔“

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۲۱ تا ۱۲۸)

مکالمہ مخاطبہ اور الہام سے کیا مراد ہے؟

مندرجہ بالا حوالہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے مکالمہ مخاطبہ اور الہام الٰہی کو اللہ تعالےٰ کی اور اس کے متعلق کامل علم حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ مکالمہ مخاطبہ اور الہام کی جو تشریح آپ نے فرمائی ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی موقعہ پر ہدیۂ احباب کر دی جائے۔ حضور علیہ السلام اپنے اسی لیکچر میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

”یاد رہے کہ الہام کے لفظ سے اس جگہ یہ مراد نہیں ہے کہ سوچ اور فکر کی کوئی بات دل میں پڑ جائے جیسا کہ جب شاعر شعر کے بنانے میں کوشش کرتا ہے یا ایک مصرعہ بنا کر دوسرا سوچتا رہتا ہے تو دوسرا مصرعہ دل میں پڑ جاتا ہے سو یہ دل میں پڑ جانا الہام نہیں ہے بلکہ یہ خدا کے قانون قدرت کے موافق اپنے فکر اور سوچ کا ایک نتیجہ ہے ...... الہام کیا چیز ہے وہ پاک اور قادر خدا کا ایک برگزیدہ بندہ کے

ساتھ یا اس کے ساتھ جس کو برگزیدہ کرنا
پاہے ایک زندہ اور با قدرت کلام کے ساتھ
کالمہ مخاطبہ ہے ...... خدا کے الہام میں
ورکا ہے کہ جس طرح ایک دوست دوسرے دوست
ملکر باہم ہم کلام ہوتا ہے اسی طرح رب
اس کے بندے میں ہم کلامی واقع ہو۔ اور
ب وہ کسی امر میں سوال کرے تو اس کے جواب
ایک کلام لذیذ و فصیح خدا تعالےٰ کی طرف سے
جس میں اپنے نفس اور فکر اور غور کا کچھ بھی
نہ ہو ...... اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا
ہم اس ذات سے باتیں کرتا ہے جو زمین
آسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔ دنیا میں خدا
بڑا دیکھا ہے کہ خدا سے باتیں کرے ....
ایک صالح اور نیک بندہ کو بے حجاب
الٰہی شروع ہو جائے۔ اور مخاطبہ اور
کے طور پر ایک کلام روشن لذیذ و پُر معنی
مت پوری شوکت کے ساتھ اس کو سنائی
اور کم سے کم بارہا اس کو ایسا اتفاق ہو کہ
ہیں اور اس میں عین بیداری میں دس مرتبہ
ال و جواب ہؤا ہو۔ اس نے سوال کیا خدا
واب دیا۔ پھر گذارش عاجزانہ کی خدا نے
کا بھی جواب عطا فرمایا۔ ایسا ہی دس مرتبہ
یں اور اس میں باتیں ہوتی رہیں اور خدا نے
ان مکالمات میں اس کی دعائیں منظور کی ہوں
دہ معارف پر اس کو اطلاع دی ہو۔ آنے
واقعات کی اس کو خبر دی ہو اور اپنے
مکالمہ سے بار بار کے سوال و جواب میں اس کو
کیا ہو تو ایسے شخص کو خدا تعالےٰ کا بہت
نا چاہیئے۔ کیونکہ خدا نے محض اپنے کرم
ن کو اپنے تمام بندوں میں سے چن لیا اور
ن صدیقوں کا اس کو وارث بنا دیا جو اس
پہلے گذر چکے ہیں۔ یہ نعمت نہایت ہی
نوقوع اور خوش قسمتی کی بات ہے جس کو
اس کے بعد جو کچھ ہے وہ ہیچ ہے۔ اسی
اور اس مقام کے لوگ اسلام میں ہمیشہ
رہے ہیں ؎

اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۱۸ تا ۱۲۱)
(باقی)

الاحمدیہ لاہور کا ٹرپ

گزشتہ ۱۵ جولائی بروز اتوار مجلس خدام الاحمدیہ لاہور
یں ٹرپ منا رہی ہے جس میں دلچسپ علمی ذہنی
ابلوں کے علاوہ مختلف ورزشی کھیلیں بھی ہوں گی
ہے ۸ فی کس اور اطفال کیلئے ۴ فی طفل چندہ مقرر
حلقے کے زعیم کو ادا کر دینا چاہیئے۔ انصار بھی چندہ
سکتے ہیں۔ لاہور کے جملہ خدام کا فرض ہے کہ
مجلس کے ٹرپ کو کامیاب بنائیں اور زیادہ سے
زیادہ تعداد میں اس میں شامل ہوں۔ قائد خدام الاحمدیہ لاہور

تمباکو نوشی اور اُس کے اثرات

(از بشارت احمد صاحب فضل عمر ریسرچ لاہور)

انسانی عادات کی تاریخ پر غور کرنے سے معلوم ہؤا ہے
کہ سگریٹ نوشی کی عادت نے باقی جملہ عادات کی نسبت
تھوڑے وقت میں زیادہ ترقی کی ہے۔ امریکہ کی خیال ہی
لیجئے ۱۹۴۹ء میں ۶ کروڑ امریکنوں نے ۴۰۰ ارب سگریٹ
استعمال کئے۔ ہر سال قریباً آٹھ لاکھ نئے آدمی اس عادت
کا شکار ہوتے ہیں۔ امریکہ کے ہر تین مردوں میں سے دو
اور ہر پانچ عورتوں میں سے دو اس عادت کا شکار
ہیں۔ اسی طرح ہر سات لڑکوں میں ایک تمباکو کا عادی
ہے۔ امریکہ کے لوگ ہر سال تمباکو اور سگریٹ وغیرہ پر
چار ارب ڈالر خرچ کرتے ہیں۔ یعنی جتنا خرچ وہ اپنے پبلک
سکولوں کے اساتذہ پر سالانہ کرتے ہیں۔ اس سے دو گنا زیادہ
خرچ تمباکو کا ہے۔

تجربات اور analysis سے معلوم ہؤا ہے۔
کہ تمباکو میں دو جزو یعنی "Nicotine" اور "Benzo
Pyrene" پائے جاتے ہیں۔ یہ ہر دو ایک قسم کے زہر
اور ضرر رساں ہیں "Nicotine" تمباکو کا اہم جزو ہے
اور سگریٹ نوشی کے وقت اس کا ۲/۳ حصہ دھوئیں کی شکل
میں ہوا میں مل جاتا ہے۔ اور صرف ۱/۳ حصہ منہ کے اندر
جاتا ہے۔ جہاں سے بالکل تھوڑا سا انسانی جسم کے اندر
جاتا ہے۔ سگار پینے کی صورت میں ایک سگار کا اثر
پانچ چھ سگریٹ کے برابر ہوتا ہے۔ اور نکوٹین زیادہ
جسم کے اندر داخل ہوتی ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ
جلدی جلدی اور تیزی سے سگریٹ پینے سے Nicotine
کی زیادہ مقدار جسم کے اندر جاتی ہے۔ یعنی عام رفتار
کی نسبت اگر دوگنی تیزی سے سگریٹ پیا جائے۔ تو دس گنا
زیادہ نکوٹین جسم کے اندر داخل ہوتی ہے۔ جیسا کہ
اوپر بتلایا گیا ہے۔ نکوٹین ایک قسم کی زہر ہے۔ جس
کی زیادتی مہلک ثابت ہوتی ہے۔ صرف ایک ڈبیہ سگریٹ
ہر روز پینے سے ایک ہفتہ میں چار سو ملی گرام نکوٹین جسم
کے اندر چلی جاتی ہے۔ اور اگر اتنی نکوٹین یکمشت انسانی
جسم میں داخل کر دی جائے تو موت واقع ہو جائے۔
یہ بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض اوقات اس قسم کے
کارخانوں میں جہاں نکوٹین کے ذریعے کیڑے مارنے
کی دوائیاں بنائی جاتی ہیں۔ یہ زہر کام کرنے والوں
پر اثر کرتا ہے۔ وہ سٹول پر بیٹھا ہؤا اچانک
بیہوش ہو کر گر جاتا ہے۔ اور بعض اوقات موت بھی
واقع ہو جاتی ہے۔ امریکن سگریٹ کا analyse
کرنے پر معلوم ہؤا ہے۔ کہ ان میں ۶ فی صدی تک نکوٹین
پائی جاتی ہے۔ ترکی سگریٹ میں اس کی مقدار ۱/۲ ۱ فیصدی
اور ہندوستانی سگریٹ میں سب سے کم یعنی ۰.۷ فی صدی
تک نکوٹین موجود ہوتی ہے۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر نکوٹین ایسا خطرناک
زہر ہے۔ تو سگریٹ نوشی سے انسان کیوں نہیں مر جاتے

اس کی ایک وجہ تو یہ ہے۔ کہ سگریٹ پیتے وقت بہت
کم مقدار میں نکوٹین جسم کے اندر جاتا ہے۔ اور تھوڑی
تھوڑی مقدار وقفہ کے بعد جانے سے انسانی جسم میں
اس کے مقابلہ کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جسم
آہستہ آہستہ اس کا عادی ہو جاتا ہے۔ بہر حال تمباکو نوشی
کے چند ایک اثرات ضرور ہیں۔ جو انسانی جسم پر وارد ہوتے
ہیں۔ ذیل میں ان کو باری باری درج کیا جاتا ہے

(۱) تمباکو نوشی کا گلے پر اثر

مختلف ڈاکٹروں کو اس امر میں اختلاف ہے۔ کہ آیا تمباکو
نوشی کا برا اثر گلے پر پڑتا ہے یا نہیں۔ لیکن اس بات میں
سب قریباً متفق ہیں۔ کہ تمباکو نوشی گلے کے لئے مفید
نہیں۔ نیویارک کے ڈاکٹر .... Federich
B. Flinn کے تجربات یہ ہیں۔ کہ ہر سو آدمیوں میں
سے جو اٹھائیس سگریٹ روزانہ پی جاتے تھے ۴۷ کے
گلے میں خرابی تھی۔ اور ۶۶ کو کھانسی کا عارضہ تھا۔ اور
سات کی زبان پر خراش تھی۔ ڈاکٹر "J. L. Myers"
کے خیال میں نکوٹین کی وجہ سے سانس لینے کی نالی میں خراش
کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر Emil
Bogen کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر سو
سیگریٹ پینے والوں میں ۳۰ کھانسی کے مریض اور
۳۰ ہی منہ کی خراش کے مریض پائے گئے۔ ڈاکٹر میجر
C. W. Cramplin اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ تیزی
سے سگریٹ پینا گلے میں مزید خراش کا موجب ہؤا ہے۔
جس کی وجہ وہ یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ اس طرح تمباکو کا دھواں
۱۳۵ درجہ حرارت تک منہ میں جاتا ہے۔ نیویارک کے
ایک اور ڈاکٹر Alvan. L. Barach
کا خیال ہے۔ کہ گو سگریٹ نوشی پھیپھڑوں کو تکلیف
نہیں دیتی۔ لیکن گلے میں تکلیف ضرور پیدا کرتی ہے۔

(باقی)

اعلانِ معافی!

خواجہ معین الدین صاحب ساکن جامن ضلع لاہور
کو بوجہ عدم تعمیل فیصلہ دار القضاء "اخراج از جماعت
و مقاطعہ" کی سزا دی گئی تھی۔ چونکہ اب خواجہ صاحب نے
دار القضاء کے فیصلہ کی تعمیل کر دی ہے۔ اس
لئے ان کی معافی کا اعلان کیا جاتا ہے۔ احباب
مطلع رہیں۔

(نائب ناظر امور عامہ)

ضروری اعلان

قبل ازیں متعدد بار اعلان ہو چکا ہؤا ہے۔ کہ از روئے
قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ قاعدہ ۱۸۰ الف۔ جماعت
کا کوئی عہدہ دار مقرر نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ
بلحاظ اپنی عمر کے مجلس انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا
ممبر نہ ہو۔ اس لئے آئندہ انتخاب عہدہ داران کے
سلسلہ میں تاکید کی جاتی ہے۔ کہ جماعت کے عہدے دار
وہی منتخب کئے جائیں۔ جو بلحاظ اپنی اپنی عمر کے مجلس
انصار اللہ۔ اور خدام الاحمدیہ کے باقاعدہ ممبر ہوں
اور انتخاب عہدہ داران کی فہرست کے ساتھ زعماء
مقامی مجلس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کی تصدیق
ہمراہ آنی چاہیئے۔ کہ جو عہدہ دار منتخب ہوئے ہیں۔
وہ بلحاظ اپنی اپنی عمر کے ان مجالس کے ممبر ہیں۔

جن جماعتوں کے عہدہ دار ایسے ہیں۔ جو ابھی
تک ان مجالس کے ممبر نہیں۔ یا ان جماعتوں میں
ان مجالس کے عدم قیام کی وجہ سے ممبر نہیں بن سکے
ان جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کو چاہیئے۔
کہ وہ آخر جولائی ۱۹۵۱ء تک اپنے اپنے ہاں ان
مجالس کو قائم کر لیں۔ تا سب عہدہ داران جماعت مقامی
ان مجالس کے ممبر بن سکیں

قیام مجلس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ کے لئے
قواعد و ضوابط۔ بہت جلد براہ راست۔ مرکزیہ
دفتر انصار اللہ و خدام الاحمدیہ سے منگوا لئے جائیں۔
نوٹ:۔ معلوم ہؤا ہے۔ کہ قواعد و ضوابط انصار اللہ
جملہ انسپکٹران بیت المال و مبلغین دعوت و تبلیغ کو بھی
دیئے ہوئے ہیں۔ ان سے لے کر قواعد و ضوابط انصار اللہ
کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

(ناظر اعلیٰ)

عالیجناب میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ وزیر اعلیٰ پنجاب کا

زیر ترتیب کتاب "تعارف" کے متعلق ارشاد گرامی

"پنجاب کے باتصویر قومی تذکرہ "تعارف" کی متوقع اشاعت سے مجھے خوشی ہو۔ یقیناً ہماری قومی زبان میں اپنی قسم کی یہ پہلی تالیف ہوگی مجھے پوری اُمید ہے۔ کہ صوبے کے معززین اور اراکین حکومت ناشران کتاب مذکور کی حسب مقدور حوصلہ افزائی فرماکر اس کارآمد تالیف کو بہتر سے بہتر صورت میں پیش کرنے کا موقعہ دیں گے۔"

دستخط:- ممتاز محمد خاں دولتانہ وزیر اعلیٰ پنجاب

منجانب منیجر فرم حاجی کریم بخش شاہ ولی ناشران کتب ۲۳ انارکلی لاہور

اعلان نکاح

حمیدہ جبین بنت ملک غلام محمد صاحب مالک سنٹرل فلور ملز قصور کا نکاح ملک عبد الحی صاحب (ولد جمال الدین صاحب) فورمین نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۲-۶ بروز ہفتہ ۷ بجے شام بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر پڑھا اور دعا فرمائی:-

عبد الرحیم ملک

حب اطہر (رجسٹرڈ)

تیار کردہ

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

لاہور کے مقامی اصحاب مقررہ قیمتوں پر ہم سے طلب فرمائیں:-

عزیز احمد سیلونی دوکاندار ملحقہ رتن باغ لاہور

جسم کی صحت۔ دماغ کی روشنی

بہت سی بیماریاں بدبوؤں سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے بدبودار چیزیں استعمال کرکے یا جسم کو گندہ رکھ کے مسجدوں اور مجلسوں میں آنے سے منع کیا ہے۔ خوشبوئیں صحت کے لئے اچھی ہوتی ہیں۔ اور بہت سی بیماریوں کا علاج ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد اور مجالس میں آنے سے پہلے خوشبو لگانے کا حکم دیا ہے۔ صفائی نہ رکھنا۔ جسم یا کپڑوں کا بدبودار رکھنا نیکی نہیں۔ اگر یہ نیکی ہوتی۔ تو اسلام اس کا حکم دیتا۔ صفائی رکھنا۔ اور خوشبو لگانا عیاشی نہیں۔ اگر ایسا کرنا عیاشی ہوتا۔ تو اسلام اس کا حکم نہ دیتا۔ بیمار ہوکر علاج کرنے سے بہتر ہے۔ کہ انسان بیماری کو آنے سے ہی روکے۔ اور اس کا ایک ہی علاج ہے۔ یعنی صفائی پسندی اور خوشبو کا استعمال خوشبوؤں کے کارخانے عام طور پر ہندوستان میں رہ گئے۔ ایسٹرن پرفیومری کمپنی کے عطر پاکستان میں تیار کئے جاتے ہیں۔ اور ہندوستان سے لائے ہوئے عطروں سے قیمت میں کم ہیں۔ خوشبو میں اچھے ہیں۔ مختصر فہرست ذیل میں درج ہے

عطر: چنبیلی، گلاب، خس، حنا، گل، شبو

قیمت فی تولہ ۲۰/- ÷ ۱۵/- ' ۸/- ' ۵/- ÷ ۱۵/- ' ۱۰/- ÷ ۲۰/- ' ۵/- ' ۸/- ' ۱۵/- ÷ ۵/- ' ۸/- ' ۱۵/- ÷ ۵/- ' ۸/- ' ۱۵/- ÷ ۵/- ' ۸/- ' ۱۵/- ' ۲۰/-

حنا عنبری، کرناد، نرگس شہلا، سنجدی، شام شیراز

۵/- ' ۸/- ' ۱۵/- ' ۲۰/- ÷ ۵/- ' ۸/- ' ۱۵/- ÷ ۵/- ' ۱۰/- ÷ ۵/- ' ۸/- ÷ ۵/- ' ۸/- ' ۱۵/-

باغ وبہار، موتیا

۵/- ' ۸/- ' ۱۵/- ÷ ۵/- ' ۸/- ' ۱۵/-

جو عطر ہم پانچ روپے تولہ دیتے ہیں۔ وہ دوسرے کارخانوں میں ہندوستان کا آیا ہوا آٹھ روپے تولہ بکتا ہے۔ اور جو آٹھ روپے تولہ دیتے ہیں وہ بارہ روپے تولہ بکتا ہے اور جو پندرہ روپے تولہ دیتے ہیں وہ بیس روپے تولہ اور جو بیس روپے تولہ دیتے ہیں سو وہ تیس روپے تولہ بکتا ہے۔ ......

گرمیوں کیلئے عطر باغ وبہار اور خس کا عطر خاص تحفہ ہیں۔

سپرٹ کے عطر بھی۔ چنبیلی۔ گلاب۔ خس۔ حنا۔ اپولون۔ شاہی روز اور باغ وبہار اعلیٰ قسم کے ایک روپیہ فی شیشی مل سکتے ہیں۔ خس اور باغ وبہار موسم گرمی کے خاص عطر ہیں۔

ایسٹرن پرفیومری کمپنی ربوہ ضلع جھنگ پاکستان

اکسیر شباب

مردمی کمزوری کو از سر نو بحال کرنے والی دوا۔ قیمت ۲۰ خوراک ۶/-

سرمہ ممیرا خاص

جملہ امراض چشم کا بہترین علاج

قیمت فی تولہ تین روپے

۶ ماشہ عجہ - ۳ ماشہ پندرہ آنے ۱۵/-

زد جام عشق

طاقت کی بہترین دوائی خالص اور اعلیٰ اجزا سے تیار کردہ قیمت ۴۰ گولیاں ۱۲/-

حبوب جوانی

مادہ حیوانیہ کو زیادہ کرتی ہیں اکسیر شباب کے ساتھ اس کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ قیمت چار روپے

دوائی فضل الٰہی

اولاد نرینہ کی بہترین دوائی

قیمت مکمل کورس سولہ روپے

تریاق سل

یہ دوا سل کے مادہ کو دور کرنے کیلئے بہترین مفید ہے۔ قیمت مکمل کورس ۵/۱۲/- روپے

شبائن

ملیریا کی بہترین دوائی۔ قیمت سنو قرص ایک روپیہ آٹھ آنہ

حبوب شفائی

پرانے ملیریا کیلئے تلی اور جگر کیلئے مفید دوائی۔ قیمت پچاس گولیاں دو روپے

نوٹ:- لاہور میں انٹرنیشنل ٹریڈنگ کمپنی جودھامل بلڈنگ سے خدمت خلق کے تیار کردہ مرکبات حاصل کریں

ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ (پاکستان)

جولائی ۱۹۵۱ء میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

۱۴،۱۵ جون ۱۹۵۱ء کے پرچوں میں فہرست چھپ چکی ہے۔ ہر نام کے سامنے قیمت اخبار ختم ہونے کی تاریخ بھی درج کر دیگئی ہے۔

جن احباب کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوئی ہوگی۔ اُن کی خدمت میں قیمت ختم ہونے کی تاریخ سے دس دن قبل وی۔پی روانہ کر دیا جائے گا۔ اگر پھر بھی رقم وصول نہ ہوئی۔ تو تا وصولی قیمت اخبار روک لیا جائے گا۔ اطلاعاً عرض ہے۔ آپ کا فائدہ اسی میں ہے کہ قیمت اخبار سالانہ ۲۴/- ششماہی ۱۳/- سہ ماہی ۷/- روپے بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں وی۔پی کا خرچ بچ جائیگا۔ ڈاکخانہ میں وی۔پی پھنس گیا۔ تو پھر چار آنہ کا ٹکٹ لگا کر مطالبہ کرنا پڑتا ہے اس پر بھی علم نہیں کہ کتنے ماہ رقم یا کتنے سالوں میں وصول ہو۔ اور جب تک رقم دفتر ہذا میں نہ پہنچ جائے۔ وصول شدہ نہیں سمجھی جا سکتی۔ لہٰذا منی آرڈر سے رقم بھجوانا محفوظ ترین ذریعہ ہے۔

(منیجر)

دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ

کارڈ آنے پر

مفت عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

سرمہ مبارک۔ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے مفید ہے۔ فی شیشی ۲/۸ روپے دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

ایران قومی ملکیت کے قانون میں مداخلت برداشت نہیں کریگا

لندن ۱۲ جولائی - صدر ٹرومین نے تیل کے تنازعہ کے متعلق بات چیت کے لئے اپنے امور خارجہ کے مشیر مسٹر ایورل ہیریمین کو طہران بھیجنے کی پیشکش کی تھی جسے ڈاکٹر مصدق کے منظور کر لینے کا لندن میں خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔

اس فیصلہ کو بہت زیادہ اہم تصور کرنے میں مبصرین احتیاط سے کام لے رہے ہیں۔ یہ نہیں سمجھا جا رہا کہ لازمی طور پر اس اقدام کی اہمیت رسمی نوعیت سے زیادہ ہی ہوگی۔

لیکن ڈاکٹر مصدق کے جواب کے متن پر امریکی سفیر ڈاکٹر گریڈی کے "انتہائی مسرت" کے اظہار نے موجودہ تعطل کے خاتمہ کے امکان کے بارہ میں نئی امید دلا دی ہے ——— صدر ٹرومین کے جس خط میں مسٹر ہیریمین کو بھیجنے کی پیشکش کی گئی تھی۔ اسی میں ایران کو یہ مشورہ بھی دیا گیا تھا کہ وہ تیل کو قومی ملک بنانے کی پالیسی پر عملدر آمد کو ملتوی کرنے کے متعلق عدالت ہیگ کی سفارش کو منظور کرے۔ لیکن اس مشورہ کو ماننے سے ایران نے کھلم کھلا انکار کر دیا ہے۔

اس پیشکش کو ڈاکٹر مصدق کے منظور کرنے سے پہلے ایرانی حکومت کے ایک قریبی ذریعہ سے کہا تھا کہ مسٹر ہیریمین سے گفتگو کو "ایرانی قومی ملکیت" کے قانون کے حدود کے اندر ہی رہنا ہوگا ڈاکٹر مصدق نے اس مشورہ کی منظوری کا ایسے وقت اعلان کیا ہے۔ جبکہ طہران کی خبروں کے مطابق تیل کے بحران کے متعلق امریکہ اپنا رویہ زیادہ سخت کرنے والا ہے

یہ منظوری ایسے وقت ہوئی ہے۔ جب کہ اینگلو ایرانی کمپنی سے تقریباً ۰۰۰,۰۰۰,۰ لاکھ پاؤنڈ سالانہ کی آمدنی بند ہو جانے سے ایک مہینہ کے اندر اندر ایران کو مالی بحران سے دوچار ہونا تھا طہران سے موصول شدہ رپورٹوں میں اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ایران کو ماہانہ آمدنی اور خرچ میں ۳ - اور ۴ کروڑ ریال کے درمیان خسارہ ہوگا۔

یقین کیا جاتا ہے کہ اس مہینہ کی ضروریات جس میں سول لسٹ افواج اور ضروری محکموں کے فوری اخراجات شامل ہیں اپوری کرنے کے لئے کافی سرمایہ موجود ہے۔ لیکن غالباً اگست کے تیسرے ہفتہ سے اہم مالی مسائل سامنے آنے لگیں گے

تیل کی فروخت کے سلسلہ میں ایک اور مسئلہ یہ ہے کہ اقوام متحدہ کے ارکان جو اقوام متحدہ کے ادارہ کی حیثیت سے عدالت ہیگ کے اقتدار کو تسلیم کرتے ہیں۔ اس وقت تک نئی کمپنی سے تیل نہیں خرید سکتے ہیں۔ جب تک کہ عدالت بحیثیت مجموعی اس تنازعہ کے متعلق کوئی قطعی فیصلہ نہ کر دے (اسٹار)

برطانیہ میں ٹیکس

لندن ۱۲ جولائی ۔ پارلیمنٹ میں ایک تحریری جواب میں بتایا گیا ہے کہ برطانیہ میں بیوی اور دو بچوں والے ۱۰ ہزار پاؤنڈ سالانہ آمدنی رکھنے والے آدمی کے پاس مختلف ٹیکس ادا کرنے کے بعد ۲٫۶۸۴ پاؤنڈ بچ رہتے ہیں۔ ۱۹۱۳ء میں اسکے پاس ۹٫۶۲۴ پاؤنڈ بچتے تھے۔ ۱۹۳۸-۳۹ء میں یہ رقم ۵٫۹۲۳ پاؤنڈ تھی۔ ۵۰ ہزار پاؤنڈ کی آمدنی کے مقابل اعداد یہ ہیں ۵٫۱۵۹ پاؤنڈ (موجودہ) ۲۴٫۴۴ (۱۹۳۸-۳۹) اور ۴۵٫۹۰۸ (۱۹۱۳) (اسٹار)

انقرہ میں لندن کے طرز عمل کی تبدیلیاں

لندن ۱۲ جولائی ۔ ترک افسران انقرہ کے نظم و نسق میں اصلاح و ترقی کے منصوبوں پر عملدر آمد کے لئے دنیا کی سب سے بڑی میونسپلٹی یعنی لندن کاؤنٹی کونسل سے مدد لینے والے ہیں۔

حال ہی میں جب انقرہ کے میئر لندن آئے تھے تو انہوں نے سر ہاورڈ کو انقرہ آنے کی دعوت دی تھی۔ جس میں ان کی کونسل کے تمام ارکان کی متفقہ حمایت شامل تھی۔ میئر موصوف نے لندن کاؤنٹی کونسل کے طریقوں کو بہت سراہا تھا اور اس وقت بھی سر ہاورڈ سے مشورے کئے تھے۔ (اسٹار)

جنوبی افریقہ کی حکومت سے احتجاج

ڈربن ۱۲ جولائی ۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈربن کی پولیس اشتراکی سرگرمیوں کا پتہ لگانے کی مہم کے سلسلہ میں ہندوستانی ٹریڈ یونینوں کی بھی سختی سے چھان بین کر رہی ہے۔ انڈین یونین کے سیکرٹری نے خفیہ پولیس کی کاروائی کے خلاف وزیر عدل کو ایک سخت احتجاج روانہ کیا ہے۔ انہوں نے درخواست کی ہے کہ انہیں ہدایت کر دی جائے کہ رجسٹرڈ شدہ ٹریڈ یونینوں کی روزمرہ کی سرگرمیوں میں وہ مزاحمت نہ کریں۔ اور تنگ کرنے اور پوچھ گچھ کا یہ سلسلہ فوراً بند کیا جائے۔ (اسٹار)

کیا ہے (اسٹار)

ضروری اعلان

جماعتہائے احمدیہ ضلع لاہور کے امراء اور سیکرٹری صاحبان مال کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ۲۲ جولائی (بروز اتوار) ۱۳ ٹمپل روڈ پر ایک مشاورتی کانفرنس منعقد ہوگی جس میں ان کی شرکت لازمی ہے۔ اس کے لئے علیحدہ خطوط بھی ارسال کئے جا رہے ہیں۔ لیکن اگر کسی امیر یا سیکرٹری مال کو خط نہ پہنچے تو وہ اس اعلان کو کافی سمجھ کر کانفرنس میں ضرور شرکت فرمائیں۔ (جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لاہور)

پاکستان اور برطانیہ کے اسٹرلنگ مذاکرات پر اظہار اطمینان

لنڈن ۱۲ جولائی ۔ کراچی اور لنڈن سے اسٹرلنگ واجبات کے معاہدہ کے متعلق وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد کی کراچی کو واپسی پر ۱۸ جولائی کو ایک مشترکہ بیان جاری کیا جائیگا۔ اس بیان میں وہ اعداد و شمار دیئے جائیں گے جن کی بنا پر یہ معاہدہ کیا گیا ہے۔ نیز یہ بھی بتایا جائے گا کہ اس معاہدہ سے پاکستان کو ضروری مشینی سامان حاصل کرنے کے کیا امکانات پیدا ہو گئے ہیں۔

مسٹر غلام محمد نے لنڈن سے روانہ ہونے سے پیشتر کوئی بیان نہیں دیا۔ لیکن پاکستانی حلقوں میں اسے تسلیم کیا جا رہا ہے کہ مذاکرات کے نتیجہ سے وزیر خزانہ مطمئن ہیں۔ (اسٹار)

برطانیہ کی طرف سے مصر سے تاوان کا مطالبہ

لنڈن ۱۲ جولائی ۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ہربرٹ موریسن نے آج اس امر کا اعلان کیا کہ حکومت برطانیہ نے مصر کی حکومت سے برطانوی جہاز ایمپائر روادہ جو کو روکنے کا ہرجانہ طلب کیا ہے

آپ نے بتایا کہ مصری حکومت کو مطلع کر دیا گیا ہے کہ وہ فی الفور یہ ہرجانہ ادا کرے۔

پاکستان آنیوالی منقولہ متروکہ جائیداد پر ایک اور پابندی

نئی دہلی ۱۲ جولائی حکومت ہندوستان نے ریلوے حکام کو اس امر کی ہدایت کی ہے کہ وہ پاکستان کو متروکہ منقولہ جائیداد کی ترسیل اس وقت تک نہ کریں جب تک کسٹوڈین کی طرف سے خاص پرمٹ نہ دیا جائے ہند و پاکستان کے درمیان منقولہ جائیداد کے بارے میں جو معاہدہ جون ۱۹۵۰ء میں ہوا تھا اس میں درج ہے کہ دونوں حکومتیں منقولہ جائیداد کی آمد و رفت میں پوری پوری سہولت دیں گی۔

حکومت ہندوستان نے معاہدے کی خلاف ورزی کا عذر پیش کیا ہے کہ ہندوستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر نے اس امر کی شکایت کی ہے کہ پاکستان کے ریلوے حکام اس قسم کے سرٹیفکیٹ کے بغیر کوئی منقولہ متروکہ جائیداد بک نہیں کرتے۔

زرعی اصلاحات کو نافذ کرنے کیلئے حکومت کے اقدامات

لاہور ۱۲ جولائی سید نور احمد ڈائرکٹر پبلک ریلیشنز نے وزارت پنجاب کے اقدامات کا ذکر کیا جو مسلم لیگ کے منشور میں درج زرعی اصلاحات کو جامۂ عمل پہنانے کے سلسلہ میں کئے گئے ہیں۔

آپ نے بتایا کہ مزارعین کے حقوق کی نگہداشت کا خاص بندوبست کر دیا گیا ہے (۲) زمین کی پیداوار میں مزارع کا حصہ۔ ان دونوں امور کو جامۂ عمل پہنانے کے لئے ایک مسودہ قانون مرتب کیا جا رہا ہے جو لیگ اسمبلی پارٹی کی منظوری کے بعد صوبائی اسمبلی کے سامنے رکھ دیا جائے گا۔ جس کا اجلاس ستمبر میں منعقد کیا جا رہا ہے۔

جہانتک مزارع کے حقوق کے تحفظ کا تعلق ہے مزارعین کے حقوق کے قانون مجریہ ۱۹۵۰ء میں ترمیم کر دی جائے گی۔ جسے گورنر پنجاب سردار عبد الرب نشتر نے نافذ کیا تھا۔

سرحد مسلم لیگ کے صدر کو اجلاس ملتوی کرنے کا حکم

راولپنڈی ۱۲ جولائی ۔ جنرل سیکرٹری پاکستان مسلم لیگ نے صدر صوبہ سرحد مسلم لیگ خان عبد القیوم خان کو اس امر کی ہدایت کی ہے کہ وہ ایبٹ آباد میں لیگ کونسل کا اجلاس طلب نہ کریں۔ قبل ازیں اس امر کا اعلان کیا گیا تھا کہ سرحد لیگ کونسل کا اجلاس آج ایبٹ آباد میں منعقد ہوگا۔ مسٹر یوسف خٹک نے یہ کارروائی ۴۴ لیگ کونسلروں کی استدعا پر کی ہے۔ جنہیں اس اجلاس میں شرکت کی دعوت ارسال نہیں کی گئی۔

معاہدہ جاپان کا مسودہ پاکستان میں

کراچی ۱۲ جولائی ۔ معلوم ہوا ہے پاکستان میں جاپان سے صلح کے معاہدہ کا مسودہ جو امریکہ اور برطانیہ نے تیار کیا ہے۔ غور و فکر کرنے کے لئے پہنچ گیا ہے۔ یہ مسودہ آج امریکی سفیر نے دفتر خارجہ کے حوالہ کیا۔

پنڈت نہرو سے صدر کانگرس بننے کی اپیل

نئی دہلی ۱۲ جولائی ۔ آج ہندوستان کی پارلیمنٹ کے ۴۰ کے قریب ارکان نے اس امر کی تجویز پیش کی کہ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان کو چاہیئے کہ وہ ہندوستان کو خطرناک بحران کا شکار ہونے سے بچانے کے لئے انڈین نیشنل کانگرس کے صدر خود بنیں۔